ذکاء الاذہان بجواب جلاء الاذہان

ہزار تمہاری دس ہماری

مصنف عبدالکریم مشتاق

رحمت اللہ بک ایجنسی ناشران و تاجران کتب ہیبی بازار کھارادر کراچی

360

ذکار الاذہان بجواب جلاء الاذہان

تبرا تمہاری دین ہماری

مصنف

عبدالکریم مشتاق ادیب فاضل

شائع کردہ:-

رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران و تاجران کتب)

بمبئی بازار، نزد خوجہ مسجد و بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۲

نام کتاب ——— ذکاء الاذہان

بجواب کتاب ——— جلاء الاذہان

المعروف ——— ہزار تمہاری دس ہماری

مصنف ——— عبدالکریم مشتاق

طابع ——— اکبر ابن حسن

تعاون کتابت ——— دارالکتابت مسافر خانہ کراچی

پرنٹر ——— نفیس اکیڈمی آفسیٹ پرنٹرز

اشاعت ——— بارِ دوم

سال طباعت ——— سنہ ۱۹۸۲ء

تعدادِ اشاعت ——— ۵۰۰

قیمت ——— صرف / روپے

شائع کردہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

(ناشران وتاجران کتب)

بمبئی بازار نزد خوجہ مسجد و بڑا امام باڑہ کھارادر۔ کراچی نمبر ۲

بارہ معصوم و منصوص آئمہ بھی ان میں شامل ہیں۔ انبیاؑ علیہم السلام کے علاوہ ملتِ مسلمہ کے حقیقی آئمہ اثنا عشر کی امامت نصوص قطعہ سے ثابت ہے۔

اعتراض ۵۱:۔ کیا جمع انبیاؑ علیہم السلام کی امتوں کے آئمہ صرف یہی ہیں اور قیامت کے دن سب کو ان کی طرف منسوب کرکے بلایا جائے گا۔ کیا اس کا ثبوت متفقہ طور پر اہلِ سنت و اہلِ تشیع کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر ہے تو پیش کیجیے۔

جواب ۵۱:۔ ہمارے آئمہ اثنا عشر صلواۃ اللہ علیہم نہ صرف آدم تا عیسیٰ علیہم السلام کی امتوں کے امام ہیں بلکہ حضورؐ کے علاوہ تمام انبیاؑ کے بھی امام ہیں اور اس کا سب سے بڑا اور متفقہ ثبوت از کتب اہلسنت و اہل تشیع یہ امر ہے کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے امام برحق کے پیچھے بحیثیت مقتدی نماز ادا کریں گے۔ جب انبیاؑ کرام جو امام بھی ہیں ہمارے سلسلہ امامت کے آخری امام کی امامت تسلیم کریں گے تو یہ بات از خود ظاہر ہے کہ اُن کے پیروکاران بھی ہمارے آئمہ کی طرف آئیں گے۔ مشہور حنفی عالم مولوی محمد صالح چشتی اپنی کتاب مناقب مرتضوی کے باب اوّل میں منقبت ۲۷ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ "تمام انبیاؑ نے شب معراج میں جناب رسولِ خدا سے کہا کہ ہم سب لا الہ الا اللہ کی شہادت پر اور آپ کی نبوّت اور علی ابن ابی طالب کی ولایت (امامت) کے اقرار کرنے پر مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی طرح میثاق امامت کی تاکید روز الست سے کتب فریقین میں ثابت ہے اور یہ بیان ہماری کتاب "علیؑ ولی اللہ" میں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔

اعتراض ۵۲:۔ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ قیامت کے روز حضرت علی مرتضیٰ سے لے کر امام مہدی تک سارے ہدایت یافتہ لوگ ان کے پیچھے اٹھائے جائیں گے تو کیا اس سے جمیع انبیاؑ علیہم السلام کی ہتک نہیں کیونکہ تبلیغ کرکے امت تو حضور جمع فرمائیں اور

قیامت کے دن لے جائیں آئمہ کرام۔

جواب ۵۲:۔ بالکل کوئی ہتک نہیں ہے کیونکہ جب خود انبیائے اپنے میثاق کے مطابق آئمہ معصومین کی امامت تسلیم کرتے ہیں تو پھر ایفائے عہد باعثِ عزت وتکریم ہوگا نہ کہ باعثِ ہتک۔ کسی فوجی کرنیل کے ماتحت فوجی دستہ کا اپنے کسی جرنیل کی قیادت میں مارچ کرنا کبھی بھی کرنیل کی ہتک نہیں ہوا کرتا۔

اعتراض ۵۳:۔ مرۃ العقول شرح الفروع والاصول مطبوعہ ایران میں ہے کہ امام ام سے مشتق ہے اور ام عربی میں ماں کو کہتے ہیں۔ جناب کے نزدیک یہ تفسیر حق وصداقت پر مبنی ہے یا نہ۔

جواب ۵۳:۔ یہ تفسیر ہمیں مرۃ العقول میں کہیں نظر نہیں آسکی ہے اگر قریشی صاحب تکلیف کر کے حوالہ مکمل لکھتے تو اس پر اظہارِ خیال کیا جاتا۔ تاہم یہ بات درست ہے کہ "امام" "أمّ" سے مشتق ہے نہ کہ "اُمّ" سے۔ "اُمّ" کے معنی ماں ہوتے ہیں جبکہ "اَمّ" کا مطلب قصد کرنا، پیشوا ہونا، امام ہونا اور دماغ میں مارنا ہوتا ہے۔ تمام کتب لغت دیکھی جاسکتی ہیں۔ مگر میری ذاتی رائے کے مطابق اگر یہ تفسیر تسلیم بھی کر لی جائے تو مضر نہیں ہے۔

اعتراض ۵۴:۔ اگر حق وصداقت پر مبنی ہے تو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

جواب ۵۴:۔ یہاں نہ ہی کوئی احتمال ہے اور نہ ہی ابطال استدلال کی گنجائش ورنہ ثابت کیجیے۔

اعتراض ۵۵:۔ اگر یہ تفسیر صحیح نہیں تو عدم صحت پر دلائل بیان فرمائیے

جواب ۵۵:۔ اوّلاً تو تفسیر مذکورہ محوّلہ کتاب میں موجود ہی نہیں لہٰذا عدم صحت کا اوّل ثبوت عدم وجود ہے مگر چونکہ حقیر نے اس تفسیر کو باعثِ ضرر نہیں تسلیم کیا لہٰذا ایسے دلائل کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتا ہوں۔

زمین پر۔[1] فافہم ۔ ہم قریشی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ پہلے اپنے گھر کی خبر اچھی طرح لے لیا کریں پھر اعتراض کرنے کے لئے قلم کو تکلیف دیں۔

اعتراض ۸۳:۔ خلافت و امامت کے سلسلے میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ بتائیے مولا کا معنی کہیں خلیفہ بلا فصل مذکور ہے۔

جواب ۸۳:۔ جی ہاں مولا کے معنی آقا و سید المطاع ہر جگہ ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ خلیفہ چونکہ بادشاہ ہوتا ہے لہذا سید المطاع ٹھہرا۔ "خلیفہ بلا فصل" کے معنی حدیث منقولہ ہی میں مذکور ہیں کہ حضورؐ نے براہِ راست حکم دیا کہ جس جس کا میں (محمدؐ) مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے۔ چونکہ اپنے اور علیؑ کے درمیان آپ نے کسی غیر کو شامل نہ کیا اور اپنے فوراً بعد علیؑ کو مولا بنایا لہذا بلا فصل قرار پائے ورنہ حدیث میں ثابت کر دیجئے کہ حضورؐ نے فرمایا ہوں جس کا میں مولا اس کا فلاں، فلاں فلاں اور علیؑ مولا ہے۔

اعتراض ۸۴:۔ اگر مولا کے معنی سردار لیا جائے تو کیا اس لحاظ سے حضرت علیؑ مرتضیٰ جملہ انبیاء علیہم السلام سے افضل نہ ٹھہریں گے جبکہ سیدنا علی وصفِ نبوت سے موصوف نہیں اگر (چہ) درجہ نبوت یقیناً درجہ ولایت سے زیادہ ہے

جواب ۸۴:۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق بلاشبہ حضرت علی علیہ السلام حضورؐ کے علاوہ جملہ انبیاءؑ سے افضل ہیں اور ولایت کا درجہ بے شک نبوت سے زیادہ ہے

۱؎ استقبال قبلہ نیت لوگ صف بستہ قرأت فرمائی رکوع کیا منبر پر رکوع سے سر اٹھا کر پچھلے پیروں پلٹے زمین پر اترے اور زمین پر سجدے کئے دونوں سجدوں سے فارغ ہوئے سر مبارک اٹھایا کھڑے ہوئے منبر پر چڑھ گئے پھر رکوع منبر پر اور سجدے نیچے اتر کر زمین پر۔ یوں ہی نماز پوری کی۔ (صحیح بخاری جزا صفحہ ۵۳ مطبوعہ مصر باب الصلوٰۃ علی السطوح والمنبر)۔ قریشی صاحب آپ نے بخاری شریف دیکھی یا نہیں؟ ہماری خاطر آپ ضرور دیکھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ یہ فعل کثیر ہوا یا نہیں حضورؐ کی نماز اور امامت کا کیا انجام ہوا۔ نیز اہل جماعت کا کیا حشر ہو گا۔

اس کا ثبوت از خود آیت ولایت میں انما کے حصر سے ملتا ہے کہ اللہ ولی ہے۔ رسول ولی ہیں اور علیؑ ولی ہیں۔ ولایت ایک ایسا درجہ ہے کہ خود ذاتِ خداوندی نے اپنے کو "ولی" کہا جبکہ کسی بھی جگہ "اللہ" نے "نبی" ہونا نہیں فرمایا۔ قرآن مجید میں ایک ہی مرتبہ ولایت کا ذکر کیا گیا ہے جس کی تشریح میں نے اپنی کتاب "علی ولی اللہ" میں ہدیۂ ناظرین کی ہے مطالعہ فرمایا جا سکتا ہے۔

اعتراض ۸۵ :- کیا اس معنی کے پیشِ نظر حضور علیہ السلام سے برابری لازم نہیں آتی اور زمانۂ نبوت میں ایک مرتبے پر دو حضرات فائز المرام نہ ماننے پڑیں گے۔

جواب ۸۵ :- بالکل نہیں۔ اگر آپ کی مزعومہ بات قبول کر لی جائے تو پھر تمام خلفائے اہلسنت کو حسب اعتقاد اہل سنت حضورؐ سے برابری حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ "خلافت" کے معنی ہیں "ایک کام میں کسی جگہ ہونا" جب آپ حضرات ثلاثہ کی خلافت کو مانیں گے تو آپ کے زعم کے مطابق یہ سب حضورؐ کے برابر ہو گئے جبکہ یہ سراسر غلط ہے۔ حضورؐ اپنے مقام پر ولی یعنی صاحبِ اختیار ہیں اور ان کے ربیب جناب علیؑ اپنے مقام پر ولی الامر ہیں۔

اعتراض ۸۶ :- اگر مولا کا معنی محبوب اور دوست تسلیم کر لیا جائے تو کون سی حرج کی بات ہے

جواب ۸۶ :- ایسا تسلیم کر لینے پر حکم رسولؐ کی مخالفت ہوتی ہے اور کلام نبیؐ میں معنوی تحریف کا ارتکاب ہوتا ہے۔

اعتراض ۸۷ :- کیا ان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المومنین بلاشبہ وہی اللہ حضور علیہ السلام کے مولا ہیں اور جبرئیل امین اور نیک مومنین۔ میں مولا کا معنی دوست نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہاں بھی معنی نہیں لیا جاتا۔

جواب ۸۷ :- کسی لفظ کے معنی اخذ کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ سیاق و